یوم ندعوا کل اناس بامامھم

اردو ترجمہ

حیات القلوب

جلد سوم

در بیانِ امامت

مؤلفہ

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

مترجمہ

مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزا پوری

ناشر

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی - اندرون موچی دروازہ

حلقہ ۷، لاہور ۸

وہ کفر و نفاق کی موت مرے گا۔

جاننا چاہیئے کہ شیعوں کے نزدیک امام کا اقرار اصول دین میں سے ہے اور اس کا ترک کرنے والا احکام آخرت میں کافرونکے ساتھ شریک ہے۔ اور احکام دنیوی میں مسلمانوں کی طرح ان سے برتاؤ کیا جاتا ہے مگر جو لوگ کہ اہلبیت علیہم السلام کے ساتھ دشمنی ظاہر کرتے ہیں مثل خوارج کے تو وہ لوگ احکام دنیوی میں بھی کفار کا حکم رکھتے ہیں اور بعض روایتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ امام برحق کے غلبہ نہ ہونے کے زمانہ میں شیعوں پر شفقت کے لئے ان پر حکم اسلام ظاہرًا جاری کیا ہے تاکہ ان کے ساتھ معاشرت میں دشواری نہ ہو اور حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے ظہور کے بعد ان پر صرف کفار کا حکم جاری ہوگا اور اکثر علمائے شیعہ کا یہ اعتقاد ہے کہ سوائے ضعیف الاعتقاد والوں کے سب کے سب مثل تمام کافروں کے ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہیں گے اور علمائے شیعہ میں سے شاذونادر کوئی اس کا قائل ہوا ہے کہ عذاب الٰہی میں طویل مدت تک رہنے کے بعد انکی نجات کی امید ہے۔ اور مستضعف (کمزور اعتقاد والا) وہ ہے جو ضعف عقل کے سبب حق و باطل میں تمیز نہ کر سکے یا یہ کہ مذہب حق کی حقانیت کی دلیل باوجود عدم تقصیر کے اُس پر تمام نہ ہوئی ہو مثل ان لوگوں کے جنھوں نے سُنی بادشاہوں کے محل میں نشوونما پائی ہو اور مذہب کے اختلاف کو نہ سنا ہو اور کسی کو نہ پایا ہو جو مذہب شیعہ کی حقیقت ان پر ثابت کرتا ایسے لوگوں کے لئے آخرت میں نجات کی امید ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ سوائے مستضعفین کے عذاب الٰہی سے نجات کی امید نہیں ہے وہ عذاب الٰہی میں ہمیشہ رہیں گے

عامہ و خاصہ نے بطریق متواترہ حضرت رسول خداؐ سے روایت کی ہے کہ حضرت فرماتے ہیں کہ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَعْرِفْ إِمَامَ زَمَانِهِ مَاتَ مِيتَةً الْجَاهِلِيَّة یعنی جو شخص مر جائے اور اپنے امام زمانہ کو نہ پہچانے وہ اہل جاہلیت کی موت مرا ہوگا۔ جو کہ آنحضرت کے مبعوث ہونے سے پہلے اصول و فروع دین سے جہل و کفر پر مرتے تھے۔ اور یہ کہ جو بعض متعصب متکلمین اہلسنت نے کہا ہے کہ امام زماں سے مراد قرآن ہے تو ہر صاحب عقل جانتا ہے کہ امام سے کتاب مراد لینا مجازاً اور ظاہر کے خلاف ہے نیز لفظ زمانہ کے اضافہ سے ظاہر ہے کہ ہر زمانہ میں ایک امام ہوتا ہے اور قرآن تمام زمانوں میں مشترک ہے لہٰذا اسی وجہ ثانی سے یہ تاویل دفع ہوتی ہے کہ حضرت رسول خدا کی مراد امام سے کتاب ہے۔ نیز امام گذشتہ کو امام زمانہ نہیں کہتے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ ہر زمانہ کے لئے ایک امام ہونا چاہیئے جس کو لوگ پہچانیں اور بالاتفاق